قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین

تحقیق تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور (صلعم) اور کتاب بیان کرنے والی آئی

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ط

ارادہ کرتے ہیں وہ تاکہ وہ اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے گو کفار برا منا دیں

قال النبی صلعم نبی اللہ حی —— (نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ کا نبی زندہ ہے

اچھرہ میں دیوبندیت کا اظہار اور شکست

منجانب:-

مفتی محمد عمر سند یافتہ دہلی - اچھرہ - ضلع لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

اچھرہ کے سوسار دیوبندی پارٹی مولوی مہر محمدؐ صاحب و میاں قمردین صاحب و میاں جان محمد صاحب و حاجی محمد اکرم صاحب و اکبر علی شاہ صاحب و فتح محمد عطار صاحب اور ان کے حواریوں کی تین دفعہ شکست اور اسلام کا بول بالا۔

اچھرہ ضلع لاہور کے مدرس عربی استاد دیوبندیت وہابیت مولوی مہر محمد صاحب عرصہ تقریباً پندرہ سال کی اندرونی کوشش سے دیوبندیت اور وہابیت کی تبلیغ فرما رہے ہیں۔ اور ان کے مدرسہ میں زیر اہتمام میاں قمردین صاحب رئیس اچھرہ علی الاعلان دیوبندی اور وہابی کی سند دیکر ان دونوں مذہبوں کی ترقی کر رہے ہیں۔ عرصہ ۸ ماہ ہوا مولوی مہر محمد نے ایک مسئلہ وہابیت ظاہر فرمایا۔ کہ نبی کریم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے مفاتیح خمسہ عطا نہیں فرمائے۔ جس نے مولوی صاحب مذکور کی خوب تردید کی۔ جب میاں قمردین اور حاجی محمد اکرم صاحبان اور انکے حواریوں نے سمجھا۔ کہ ہماری دیوبندیت مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی ظاہر کر رہے ہیں۔ تو جبر پر بدرجہ مولوی صاحب سے توبہ کرائی۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ میری پچھلی تمام عمر غلطی پر گذری۔ لیکن اب میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں۔ کہ حضور صلعم کو مفاتیح خمسہ اللہ جل شانہٗ نے عطا فرمائے۔ کیونکہ میں نے بزرگوں کی کتابیں اب پڑھی ہیں (خیر کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے) قرآن مجید و حدیث شریف سے نہ سہی بزرگوں کی کتابوں سے ہی) یہ دیوبندیوں کی پہلی شکست ہے بعد ازاں مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے حضور صلعم کے حاضر ناظر ہونے کی تردید فرمائی۔ جو لوگ حضورؐ کو حاضر ناظر جانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ پھر اس پر تمام اچھرہ والوں نے شور اٹھایا۔ کہ

را میں نے خود مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ میرا عقیدہ نہیں ہے۔ کہ حضور صلعم کو مفاتیح خمسہ عطا ہوئے۔

مولوی صاحب مہر محمد دیوبندی دہابی بن گئے دہابی بن گئے۔ یہ شور سن کر میاں تمر دین صاحب نے بڑے زور سے دن دہاڑے اپنے طلبا کو کہا۔ کہ تم اتنے طلبا ہو۔ تم سے ایک محمد عمر نہیں سمیٹا جاتا۔ تو تیس چالیس طلبا دیوبندی اور دہابی ہاتھ میں چاقو لے کہ میری دوکان پر مجھے قتل کے ارادے کے لئے آئے۔ اور حملہ کیا۔ اور گالی گلوچ بھی نکالیں۔ میں خدا کے فضل سے خاموش رہا۔ انہیں بازار والے میری دوکان سے دھکیل کر دور لے گئے۔ آخر جب ردمار نئے دیوبندیوں نے یہ سمجھا کہ اب بات ظاہر ہو گئی ہے۔ اب محمد عمر کو چیلنج دو۔ مولوی چراغدین سے میری طرف چیلنج دلوایا۔ کہ ہم تمام اس مسئلہ پر مناظرہ کریں گے۔ کہ حضور صلعم حاظر ناظر نہیں ہیں۔ میں نے چیلنج منظور کیا۔ حاجی محمد اکرم صاحب تحریراً فساد کے ذمہ دار بنے۔ (جن کی تحریر ہمارے پاس موجود ہے۔) اس شرط پر کہ مناظرہ مسجد جامعہ نیہ دیوبندیہ میں ہو۔ اور تاریخ مناظرہ ۱۴ ؎ کو ہو۔ عاجز نے منظور کیا۔ اور وقت مقررہ پر قرآن مجید اور کتب حدیث شریف اور اسما رجال و بزرگان دین لے جا کر مسجد جامع دیوبندیہ میں بعد نماز عشا رکھ دیں۔ کتب کے انبار دیکھ کر تمام نئے دیوبندیوں کے طوطے اڑ گئے۔ مولوی چراغدین بیچارے تو خدا کے فضل و کرم سے حق کے مقابلہ میں کھڑا ہونے کی تاب نہ لا سکے۔ اور ان کے حضرت مآب مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی گھر سے ہی تشریف نہ لائے۔ اب تمام گاؤں کے اجتماع کو کیا جواب دیں۔ آخر یہ جواب سوچا۔ کہ حافظ عطا محمد سے لکھوا دو۔ کہ ہم نبی صلعم کو حاضر ناظر تسلیم کرتے ہیں۔ عاجز نے عرض کی۔ مولوی مہر محمد صاحب اور مولوی چراغدین صاحب دیسے ہی وکالت کرواتے ہیں۔ کیا خود نہیں کہہ سکتے

کہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضور صلعم حاضر و ناظر ہیں۔ یا تحریر لکھ کر بھیجدیں۔
لیکن بصد اصرار تمام دیوبندی رو سار نے تسلی دی۔ کہ مولوی مہر محمد صاحب
اب تسلیم کرتے ہیں۔ ہم شاہد ہیں یہ ہے دیوبندیوں کی دوسری شکست۔

بعد میں بروز جمعہ مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے جمعہ کے دن پھر تقریر
فرمائی۔ کہ یہ لوگ تو حضور کو حاضر ناظر سمجھتے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ آنحضرت
صلعم کو موت آئی۔ جب موت آئی۔ اب مردہ ہوئے (العیاذ باللہ) تو مردہ حاضر و
ناظر کیسے ہو سکتا ہے۔ اس اعتقاد کے بیان کرنے پر لوگوں نے مولوی مہر محمد صاحب
کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ اور عام لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ یہ مولوی صاحب
نبی صلعم کو مردہ کہتے ہیں۔ کہ جو حضور کو مردہ کہے۔ اس کے پیچھے ہماری نماز نہیں
ہوتی۔ چنانچہ مولوی مہر محمد صاحب نے خطبہ میں بیان فرمایا۔ کہ جو حضور کو (نعوذ باللہ
من ھذہ الاعتقاد) مردہ نہیں سمجھتے وہ کافر ہیں۔ جب میں نے یہ بات سنی۔ تو میں
نے جواباً کہا۔ کہ حدیث شریف میں مذکور ہے من قال لاخیہ مسلم یا کافر فقد باربھا
نبی صلعم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے۔ وہ خود کافر ہے۔ لہذا
جو حیات النبی سمجھنے والوں کو کافر کہیگا۔ وہ از روئے شرع محمدی کافر ہے۔ لہذا
مولوی مہر محمد صاحب اور ان کے ہم عقیدہ اس فرمان نبوی کے لحاظ سے کافر
ٹھہرے۔ اب مہتمم مدرسہ میاں قمر دین صاحب کو معلوم ہوا۔ کہ ہمارے مدرسہ میں
تو ایسے طلبا موجود ہیں۔ جو حضور صلعم کے حاضر ناظر اور حیات النبی صلعم کے قائل
ہیں۔ چنانچہ جن طلبا کا یہ عقیدہ تھا۔ ان کو دریافت کر کے نکال دیا۔ اور صاف
کہدیا۔ کہ اگر تم حضور صلعم کو حاضر ناظر سمجھتے ہو۔ تو ہمارے مدرسہ سے نکل

جاوے۔ جن طلباء نے کہہ دیا۔ کہ ہمارا عقیدہ استاد صاحب کا ہے۔ ان کو رہنے دیا یا قبیل کو نکال دیا۔ بعض ایسے بھی تھے۔ کہ جنہوں نے تمام کتابیں ختم کر کے دورہ حدیث شریف بھی ختم کر لیا تھا۔ اور ان کو سند ملنی تھی۔ لیکن انہوں نے جواب دے دیا۔ کہ اگر تم حضور کے معاذ اللہ نابود ہونے کا اقرار کروا کر سند دیتے ہو۔ تو ہم ایسی سند کو حضور صلعم کی محبت پر قربان کرتے ہیں۔ وہ نکل گئے لیکن آنجناب صلعم کی شان کے واسطے میّت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اب اس مسئلہ پر دیو بندی رو سار کو مولوی مہر محمد صاحب نے وفات نبی صلی اللہ پر ایسا مستحکم بنا دیا ہے۔ کہ جب کوئی میاں قمر دین صاحب رئیس اچھرہ اور حاجی محمد اکرم اور ان کے حواریوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دریافت کرتا ہے۔ تو فورا کہہ دیتے ہیں۔ کہ آپ میّت ہیں۔ تمام اچھرہ میں ان نئے دیو بندیوں نے معاذ اللہ وفات نبی صلعم کا وظیفہ لگا رکھا ہے۔ جب ان سے معاذ اللہ ممات نبی صلعم پر دلائل دریافت کئے گئے۔ تو خود تو قاصر رہے۔ اپنا وکیل مولوی غلام محمد صاحب گھوٹوی شیخ الجامعہ کو بلایا۔ وہ تشریف لائے۔ تاکہ دیو بندیت کی مہر لگا جاویں۔ حضرت گھوٹوی صاحب نے تشریف لاتے ہی وفات نبی صلعم پر زور ڈال دیا۔ چنانچہ حاجی محمد اکرم نے مجھے دوکان پر پیغام بھیجا۔ کہ آؤ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ جیسے دل چاہے تسلی کر لو۔ عاجز بتاریخ $\frac{۸}{۴۲}$ ۳۰ کو اسی وقت جامعہ دیو بند میں پہنچ گیا تو مولوی غلام محمد صاحب نے دریافت کیا۔ کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی۔ کہ میں حضور اکرم صلعم کو حیات اور حاظر ناظر سمجھتا ہوں۔ اس کے مخالف کو اور دیئے قرآن مجید و احادیث مسلمان نہیں سمجھتا

مولوی غلام محمد صاحب نے دلیل طلب کی۔ عاجز نے دو آئتیں پیش کیں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ یہ آئتیں شہدا کے حق میں آئی ہیں۔ ہم شہدا کو مردہ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن نبی صلعم کو مردہ کہہ سکتے ہیں۔ بندہ نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب آپ کے نزدیک شہدا انبیاء سے بالاتر ہیں۔ حالانکہ اللہ فرماتا ہے۔ النبی اولیٰ با المومنین۔ نبی صلعم تمام مومنوں سے بالاتر ہیں۔ خواہ شہید ہوں یا صدیق۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے شہدا کو تیسرے درجہ پر رکھا ہے۔ اولیٰک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء۔ پہلا درجہ نبی کا۔ دوسرا صدیق کا تیسرا شہید کا۔ لیکن مولوی صاحب نے اپنے خلاف نص بیان فرمایا۔ کہ پہلا درجہ شہید کا۔ نبوت بعد میں۔ حالانکہ شہادت کے واسطے پہلے مہر نبوت کی ضرورت ہے۔ جب حضور مہر لگا دیں تو کسی کو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ لیکن آپ نے الٹ بنا لیا ہے۔ بعد ازاں مولوی صاحب نے آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی بعد ازاں عاجز کی باری آئی۔ میں نے پانچ منٹ میں ان کے تمام الٹے بیان کئے ہوؤں کو سیدھا بیان کیا۔ اور بتایا۔ کہ آپ نے قرآن مجید و حدیث شریف میں کجی سے کام لیا ہے بعد ازاں دس منٹ میں میں نے بارہ آئتیں پیش کیں جو حیات النبی پر دال تھیں۔ ابھی میری تقریر جاری ہی تھی۔ کہ مولوی صاحب نے متحیر ہو کر فرمایا۔ کہ میں نے شکست کھائی۔ اور آپ جیتے۔ تمام سامعین بھائیو۔ خدا کے سامنے گواہ رہنا۔ کہ میں اس مضمون میں جھوٹا ہوں۔ اور مولوی محمد عمر صاحب سچے ہیں۔ مولوی غلام محمد صاحب نے گلے لگایا اور مصافحہ کیا اور تشریف لے گئے۔ اور میں مکان پر واپس آگیا۔ یہ ہے اچھردی رسالہ نئے دیوبندیوں

کی تیسری شکست ۔

باوجود تین شکستوں کے ابھی تک انہیں مسائل پر اڑے ہوئے ہیں ۔ اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں ۔ یہ اشتہار پبلک کی ہدایت کے واسطے شائع کیا جاتا ہے ۔ تا کہ لوگ اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں ۔ کیونکہ حضور اکرم تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ازروئے شرع محمدی ہمارے اعمال و اقوال پر ضرور ہوتی ہے ۔ لہذا حضورؐ ان نئے دیوبندیوں پر بھی انشاء اللہ ضرور شہادت دیں گے ۔ کہ یہ لوگ ہیں یا اللہ ۔ تو نے تو مجھے ان کی شہادت کے واسطے مقرر کیا ہوا تھا ۔ لیکن یہ لوگ مجھے معاذ اللہ مردہ کہتے تھے ۔ اور اسی بات کا درس دیتے تھے ۔ اور اسی بات پر لوگوں کو مولوی بنا کر سند دیتے تھے ۔ حضور صلعم کو مردہ کہنے والو (نعوذ باللہ منہم) کلمہ بھی چھوڑ دو ۔ کیونکہ اس میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں ۔ اب میاں سراج دین صاحب بغل زن ہیں ۔ وہ کہتے ہیں ۔ کہ دیکھا پہلے تمام اچھرہ نے مجھ پر فتویٰ لگایا تھا ۔ کیونکہ میں حیات النبیؐ کا قائل نہ تھا ۔ لیکن اب تو (معاذ اللہ) ممات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جامع فتحیہ اچھرہ میں لہرا رہا ہے ۔ افسوس ! اس مدرسہ کا پودا اس ولی اللہ کا لگا ہوا ہے ۔ جس کا مذہب یہ تھا ۔ کہ دیوبندی کافر ہیں ۔ اور جو دیوبندیوں کو کافر نہ سمجھے ۔ وہ بھی کافر ہیں ۔ میں نبی صلعم کو حیات سمجھتا ہوں اور جو نہ سمجھے کافر ہے ۔ اب تک مدرسہ کی حالت یہ ہے ۔ کہ کھانا مسلمانوں کی گیارھویں کا ۔ لیکن استاد دیوبندی طلباء دیوبندی اور وہابی ناظم وغیرہ معاون وہابی ۔ وما علینا الا البلاغ المبین ۔ ص

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

حضرت عالم عامل عارف مجتہد غلام محی الدین صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے

ہست یکے فرقہ رہا بیاں	منکر ز امداد ولی در جہاں
بلکہ ز امداد نبی منکر اند	باہمہ اموات مساوی نہند
لعنت حق باد بر ایں اعتقاد	رفت مسلمانی ایشاں بباد
صورت شاں صالح و باطن پلید	صحبت ایشاں نکن اے سعید

خوشخبری

میں ان تمام دیوبندیوں اور وہابیوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے حیات نبی صلعم پر مناظرہ کر لیویں۔ اور یہ لوگ معاذ اللہ حضورؐ کی ممات ثابت کر دیں۔ ان سے ثابت کرنے پر ان کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ بشرطیکہ فساد کے ذمہ دار خود بنیں۔ ورنہ لوگوں کو گمراہ نہ کریں۔ کیونکہ بوقت وصال حضور صلعم فرشتہ بھی آتا ہے۔ تو عرض کرتا ہے۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد اشتاق الی لقائلہ (یا محمد صلعم بیشک اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے)

مسلمانو! تم ایسے لوگوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔ جو معاذ اللہ حضورؐ کو مردہ کہتے ہیں۔

خادم۔ محمد عمر۔ اچھرہ

گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام مولوی محمد عمر پرنٹر پبلشر پچکیر اچھرہ سے شائع ہوئی۔